© rasailojaraid.com

سختی نہیں کرتے یا تو وہ بھی وہی نظریہ رکھتے ہیں جو صدر پاکستان کا ہے مگر بظاہر اس طرح نرم معلوم ہوتے ہیں اور یہ ان کی پالیسی ہے اس سلسلہ میں تیل کے اضافے کو عوام کے آگے کرنے کو ایک ہزار سے لے کر ۱۵سو تک تنخواہ پانے والوں کو ۲۰۰ دو صد روپیہ تنخواہوں میں اضافہ دے کر راضی کیا گیا ہے لیکن اس سے تو تنخواہ لینے والوں کو تو رعایت ملی ہے لیکن دوسرے عوام کا کوئی خیال نہ رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ ان کا بھی خیال رکھا جائے گا۔

بھارت میں وزارت کی تبدیلی سے یہ خیال تھا کہ بابری مسجد اور رام مندر کا جھگڑا کم پڑ جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا ہے بلکہ وہاں خونریز مسلم کش فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ یہ فسادات نہ صرف اجودھیا میں شروع ہو گئے ہیں بلکہ حیدرآباد دکن اور علیگڑھ میں بھی فسادات کی لہر دوڑ گئی ہے اور ہندوستان کے دوسرے شہروں میں فسادات کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اجودھیا کو چھوڑ کر دوسری جگہ بھی فوج کو بلایا گیا ہے۔ کانگریس جو اس وقت حکومت کی طرفدار ہے وہ بھی ان فسادات میں پھنس گئی ہے۔ بظاہر یہ سب کچھ فساد برپا کرنے کے طریقے ہیں۔ ہندوؤں میں یہ طریقہ کبھی نہ تھا، ان میں خاص طور پر جناب رام صاحب کرشن صاحب کی موت پر ان کو گنگا میں دفنایا جاتا ہے اور پھر یہ ہزاروں سال پہلے کا معاملہ ہے کہ مندر تعمیر کیا جائے۔ جہاں بابری مسجد کی تعمیر ہے وہاں کبھی مندر کی تعمیر کا مسئلہ درپیش نہ رہا ہے اور نہ ہی ہندوستان میں مسلمانوں کے دور میں ایسا ہوا ہے کہ مندروں کی جگہ مسجد تعمیر کی جائے وغیرہ۔ اب یہ فسادات کی صورتیں نکلیں ہیں۔ اس مسجد کے قریب مندر بھی تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ خاص مسجد کو مورد ہدف کیوں بنایا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں یہی صورت صلح و سلامتی کی ہے جو اس پر چل کر ملک کو سلامت اور صحیح رکھا جا سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com